

تعارف و تبصرہ

قرآنِ مبین کے ادبی اسالیب

ڈاکٹر عبید اللہ فہد فلاحی

ناشر: مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، نئی دہلی، طبع اول اگست ۲۰۰۰ء، صفحات ۲۰۸، قیمت ۵۰ روپے

قرآن کریم عربی زبان و ادب کا معجزہ ہے۔ اس کا اعجاز اس کے نظم، اسلوب اور بلاغت میں بھی ہے، احکام و تعلیمات میں بھی، اس کی غیب کی خبروں اور پیش گوئیوں میں بھی اور اس کے دیگر پہلو بھی ہیں۔ علماء نے قرآنی اسالیب کے محاسن اور بلاغتوں کو آشکارا کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے اور مختلف ادوار میں اس موضوع پر قابلِ تصانیف منظر عام پر آئی ہیں۔ ماضی قریب میں مولانا حمید الدین فراہی (م ۱۹۳۰ء) کی کتاب ”اسالیب القرآن“ اس موضوع پر وقیع اضافہ ہے۔

زیرِ نظر کتاب کے مصنف ڈاکٹر عبید اللہ فہد فلاحی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ اسلامک اسٹڈیز میں ریڈر ہیں۔ اس کتاب میں انھوں نے قرآن کے ادبی اسالیب کو موضوعِ بحث بنایا ہے اور جاہلی کلام کی تائید سے قرآنی اسالیب کے محاسن اور ان کی بلاغتیں واضح کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔

حرفِ آغاز میں اسلوب کی لغوی و اصطلاحی تعریفیں اور اس کی لازمی خصوصیات ذکر کی گئی ہیں۔ اس کے بعد قرآن کے انیس^۱ اسالیب زیرِ بحث آئے ہیں۔ دو صفحات کی اس کتاب کی کتابیات کی فہرست ۱۹۹ کتابوں پر مشتمل ہے۔

اسالیب قرآن کے موضوع پر اب تک کیا کام ہوا ہے؟ اور اس کتاب کی تالیف کے دوران اس موضوع کی کچھ متعین کتابیں مصنف کے پیشِ نظر رہی ہیں یا ان کی تمام بخشیں طبعِ نزاد ہیں؟ ان باتوں کا تذکرہ حرفِ آغاز میں ہونا چاہیے تھا مولانا فراہی کی کتاب ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء میں شائع ہوئی تھی۔ زیرِ تبصرہ کتاب کی قدر و قیمت جاننے کے لیے تبصرہ نگار نے اس کا اول الذکر کتاب سے موازنہ کیا تو حیرت ہوئی کہ اس کا

تعارف و تبصرہ

تقریباتین چوتھائی حصہ مولانا فراہی کی کتاب سے مستفاد ہے۔ بہت سی عبارتیں اس کا صاف ترجمہ معلوم ہوتی ہیں جس کتاب پر اس حد تک انحصار ہو اس کا خصوصی تذکرہ اور اعتراف ضروری تھا۔

زیر تبصرہ کتاب کا دوسرا افسوسناک پہلو یہ ہے کہ اس میں بہت سے عربی اشعار کے ترجمے غلط ہیں۔ ”تکرار“ کی بحث پہلے جملہ تحقیقات اسلامی (اکتوبر - دسمبر ۱۹۸۴ء) میں شائع ہو چکی ہے۔ اس پر نقد و استدراک کرتے ہوئے ڈاکٹر محمد اجمل اصلاحی نے متعدد اشعار کے ترجموں کی غلطی واضح کی تھی۔ (تحقیقات اسلامی - جولائی - ستمبر ۱۹۸۵ء) مصنف نے اس سے بالکل فائدہ نہیں اٹھایا ہے۔ چنانچہ وہ ساری غلطیاں اس کتاب میں میں بھی موجود ہیں۔ دیگر بہت سے اشعار کا بھی صحیح ترجمہ نہیں ہو سکا ہے۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں:

قصیدہ کعب بن زہیر کے شعر اُنْتُ اَبْنْتُ اَنْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوْ مَدَنِي کا یہ ترجمہ کیا ہے ”مجھے بتایا گیا ہے کہ اللہ کے رسول نے مجھے معاف کرنے کا وعدہ کیا ہے (بٹن) اعد (باب افعال) کے معنی ”دھمکی دینے“ کے ہیں۔

امیر بن ابی صلت کے شعر فہل تخفی السملہ علی بصیر کا یہ ترجمہ کیا ہے ”کیا بصیر و عظیم خدا پر آسمان مخفی رہ سکتا ہے؟“ (صفحہ ۱۵۷) صحیح ترجمہ یہ ہوگا ”کیا کسی دیدہ بینا رکھنے والے شخص پر آسمان مخفی رہ سکتا ہے؟“ خدا شس بن زہیر کا شعر ہے:

فصار وقد ترمی بہا ام رافع مَذَانِہَا بَیْنَ الْاَسَلَةِ وَالصَّخْرِ
اس کا یہ ترجمہ کیا ہے ”اب وہ سارے مقامات صحرا میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ جبکہ ایک زمانہ وہ تھا جب ام رافع کی وجہ سے چٹانوں اور چٹنوں کے درمیان علاقے محفوظ تھے“ (صفحہ ۱۵۷) ترمی کے معنی ”چرانے“ کے ہیں اَسَلَةُ نباتات کی ایک قسم ہے اور مَذَانِبُ جانور کو کہتے ہیں۔ صحیح ترجمہ یہ ہوگا ”..... جب ام رافع چٹانوں اور اسلہ نامی نباتات کے درمیان اپنے جانور چرائی تھی۔“

نابغہ کے شعر و لیس و لہ اللہ للمرء مذهب کا ترجمہ کیا ہے ”اور اللہ کے سوا

آدمی کے لیے کوئی مذہب نہیں ہے“ (صفحہ ۸۰-۷۹) مذہب کا ترجمہ ’جائے قرار کرنا یا جیسے۔
 بھڑی کے شعر (۱۳۳) میں از کاہم عوداً کا ترجمہ ”سب سے زیادہ طاقت ور“
 کیا ہے۔ اس کے بجائے ”سب سے زیادہ نفاست پسند“ (سب سے اچھی خوشواستعمال
 کرنے والا) ہونا چاہیے۔ اس طرح کی اور بھی بہت سی مثالیں ہیں۔
 اردو خواں طبقہ میں قرآن کے ادبی محاسن کو متعارف کرنے کی یہ ایک اچھی کوشش
 ہے۔ تاہم ان تسامحات کے نتیجے میں اس کی قدر و قیمت بہت کچھ متاثر ہو گئی ہے۔ امید ہے
 اس کا اگلا ایڈیشن بہتر صورت میں منظر عام پر آئے گا۔ (محمد رضی الاسلام ندوی)

ادارۂ تحقیق و تصنیف اسلامی کی ایک پیشکش

عہد نبوی کا نظام حکومت

پروفیسر محمد یونس مظہر صدیقی

سیرت نبوی اور اس کے مختلف پہلوؤں پر اب تک چھوٹی بڑی بے شمار کتابیں لکھی
 جا چکی ہیں اور یہ سلسلہ تاقیامت جاری رہے گا۔ لیکن اس کتاب میں اس لحاظ سے جدت
 اور ندرت پائی جاتی ہے کہ وہ ایسے موضوعات پر مشتمل ہے جن سے کتب سیرت میں بہت کم
 تعرض کیا گیا ہے۔ ابتدا میں عہد رسالت میں ریاست کے تدریجی ارتقاء پر مختصر روشنی ڈالی گئی
 ہے پھر اس کے دور مبارک میں شہری نظم و نسق اور فوجی، مالی اور مذہبی نظاموں سے مفصل بحث ہے
 اسلامی تاریخ اور سیرت نبوی پر پروفیسر محمد یونس مظہر صدیقی کا خاص موضوع ہے۔ ان کا نام اعلیٰ
 تحقیقی معیار کی ضمانت ہے۔

کتاب پروفیسر محمد یونس مظہر صدیقی کے ادارہ اوزنائب امیر جماعت اسلامی ہند کا مختصر اور
 مفید مقدمہ بھی ہے۔

آفٹ کی خوبصورت طباعت، ۵۰۰ کاغذ صفحات، ۱۳۶ قیمت، ۳۰٪ زیادہ منگوانے پر خصوصی رعایت
 مکتبہ تحقیق و تصنیف اسلامی۔ بیان والی کوٹھی۔ دودھ پور علی گڑھ